والله یقول الحق وهو یهدی السبیل

الحمد لله که این رساله مشتمل بر نمونه از خروارها اندک از بسیار [illegible]

براہین اثنا عشریہ

مولفہ عالم خوش تقریر امین التحریر مولوی سید محمد [illegible] سلمہ اللہ

در مطبع فاروقی دہلی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
سید محمد نذیر سہسوانی کہتا ہے کہ ان ایام مین رسالہ انتصار الحق مصنفہ مولوی
ارشاد حسین صاحب رامپوری کا اون اہل علم کے مطالعہ سے گذرا جو حقیقت مین
عالم ہین اور علوم مروجہ سے واقف اونکا یہ قول ہے کہ مصنف انتصار الحق کو
واقفیت علوم سے بخوبی نہین اور نہ اونمین قابلیت جواب معیار الحق کی ہے
اور جو لوگ علم سے واقف نہین اور نہ تحقیق مسائل دینیہ سے آشنائی رکھتے ہین
مثل مولوی محمد علی مدرس مدرسہ منشی امو جان صاحب غفرہ اللہ اور حافظ یوسف
نقاش اور اکذب الناس اور اجہل الجاہلین محمد شاہ پنجابی وغیرہم وہ البتہ اس کتاب
کو عصائے پیری سمجھکر لاجواب سمجھتے ہین اور اوسکے مصنف کو عالم بیبدل
تصور کرتے ہین کاتب الحروف نے تنقیح اس امر کی ضروری جانکر صرف اوقات
تحقیق اس امر مین مناسب جانا بعد تحقیق و تفتیش کے معلوم ہوا کہ قول اہل علم کا
سچا ہے اور حقیقت مین مولوی صاحب موصوف کو لیاقت جواب معیار کی نہین چنانچہ
ہر شخص پر جو مطالعہ کتاب مذکور سے مشرف ہوا ہے ثابت مخفی نہین اور مین چند دلائل

اس بات پر پیش کرتا ہون تاکہ دیکھنے والون کو بصیرت حاصل ہو اہل انصاف سے
امید ہے کہ بنظر غایر اس تحریر کو ملاحظہ فرماوین اور جو کچھ کاتب الحروف نے دلایل
ناواقفیت اور غیر قابل ہونے مصنف انتصار کے واسطے جواب معیار کے ترقیم کیے ہین اونکو
بھی بنظر انصاف دیکھین انشاء اللہ تعالی اونکو کلام احقر کے تصدیق ہوگی قبل شروع
مطلب کے اس امر کا جاننا بھی ضرور ہے کہ بعض اغلاط اہل علم سے بسبب غفلت و نسیان
وغیرہما کے صادر ہو جاتے ہین اسمین کسیکو کلام نہین ہے لیکن بعض باتین ایسی ہوتی ہین کہ
اونسے آدمی اہل علم کی نظر سے ساقط ہو جاتا ہے چنانچہ صاحب انتصار الحق سے اسی
قسم کی غلطیان صادر ہوئی ہین کہ وہ بھی انکی جہل پر شاہد ہین اغلاط ایسی نہین کہ علم ہی
یا تمیز سے صادر ہوتے ہون اور یہی بات ثابت کرنا ہے کہ مقصود اس تحریر کا فقط یہی ہے کہ
مصنف انتصار الحق کو لیاقت جواب معیار کی نہین ہے اور وہ شایان اہل تصنیف ہونے کی تمام
کتاب سے تعرض کیا گیا البتہ چند شخص نے اس کتاب کے جواب لکھنے کا قصد کیا ہے وہ
تمام مطالب سے تعرض کرینگے اور نام اون صاحبون کے اخیر اس تحریر مین مذکور ہونگے اور عبارت
سہل و سلیس کو مین نے اسواسطے اختیار کیا ہے کہ جو آدمی اہل علم ہو وہ بھی ہر بات کو سمجھ لے
اب اصل مدعا کی دلیلین سننی چاہیئین پہلی دلیل اوپر ناواقفیت اور جہل صاحب انتصار الحق
کی یہ ہے کہ صفحہ دو سو پچھتر مین لکھتے ہین کہ یہ جو مولف معیار نے کہا کہ حدیث ثقلین کو تصحیح
کیا ہے ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور دارقطنی اور نقل کرتا ہے اوسکو کبھی محلی مولفہ
شیخ سلام اللہ سے اور کبھی بلوغ المرام شیخ ولی اللہ سے اور کہتا ہے کہ امام طحاوی نے بھی
صحت اس حدیث کی تسلیم کر لی ہے انتہی بلفظہ دیکھو یہ شخص کیسا ناواقف ہے کہ بلوغ المرام
کو کہ جسمین حدیث ثقلین کے تصحیح کی گئی ہے تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب بتاتا ہے حالانکہ
سب اہل علم جانتے ہین کہ بلوغ المرام تصنیف حافظ ابن حجر عسقلانی کی ہے نہ شاہ ولی اللہ
صاحب کے کلکتہ مین دوبار مطبوع ہو چکی ہے مترجم اور غیر مترجم اور اوسکا مختصر بھی مترجم

لوگوں میں شائع ہے اور اہل علم نے بھی دیسی ترجمعین لکھی ہیں اگر اتحاف النبلا کو بھی یہ بس
دیکھتا تو ایسی بات نہ کہتا یہ بات تو حافظ یوسف اور خواجہ ضیاء الدین صاحب اور محمد شاہ
بھی نہ کہینگے باوجودیکہ اونکو علم سے آشنائی نہیں بلکہ محض علمی باتیں سنکر جانتے ہونگے
دوسری دلیل جہالت اور ناواقفیت صاحب تقصار کی یہ ہے کہ صفحہ ایکسو چوبیس ۱۲۴
میں لکھتے ہیں یہ قول امام رازی کا تفسیر نیشاپوری میں تحت تفسیر کریمہ اتخذوا احبارہم الآیہ
کی نقل کیا اور راقم حروف نے اپنی تفسیر کبیر میں تحت آیہ مذکورہ کی یہ قول نہ پایا شاید کسی
اور محل میں امام رازی نے کہا ہوگا انتہی دیکھو یہ قول امام فخر الدین رازی کا جو
صاحب تفسیر نیشاپوری نے نقل کیا ہے تفسیر کبیر میں اسی آیت کریمہ کے تحت
میں شروع صفحہ میں موجود ہے معلوم نہیں کہ انکھیں مصنف کی دیکھتی وقت کہاں تہیں
اور اگر باوجود دیکھنے کے انکار کیا تو یہ بات نہایت خیانت اور کذب ہے اور شان
مولف کے اسے بعید ہے البتہ عذر قدیم یعنے جہالت اور ناواقفی مقبول خاطر اہل انصاف
ہے پس اہل انصاف برائے خدا بلا نفسانیت کہو جو شخص ایسا ناواقف ہو اوسکی بات
پر اعتماد کرنا اور اوسکو اپنا پیشوا بنانا شان یہاں کے مخالف ہے یا موافق اور ایسی شخص کو
جو عالم بنادی اور اوسکے قول پر وثوق کرنے سمجھے وہ کیسا ہے تیسری دلیل اوسکے
ناواقفی اور جہالت صاحب تقصار کی یہ ہے کہ صفحہ ستانوین میں بحر العلوم مولوی
عبد العلی پر اعتراض کرتے ہیں حیث قال اور یہ جو بحر العلوم نے فرمایا الا تری ان المتاخرین
افتوا بتحلیف الشہود واقامتہ لمقام التزکیہ علی مذہب ابن ابی لیلی انتہی معلوم نہیں
کہ ایسی متاخرین نے تحلیف شہود پر قائم مقام تزکیہ کی کرکے فتوی دیا ہے کتب معتمد
مذہب حنفی میں مثل ہدایہ و شرح وقایہ اور قدوری و کنز اور ملتقی اور در مختار اور شامی
اور قاضی خان اور عالمگیری اور درر غرر اور قہستانی اور تاتار خانی وغیرہ کی ہر چند
تفتیش کیا لیکن اسمیں اثر اسکا نپایا بلکہ اکثر جگہ مخالف اسکی دیکھنی میں آیا آخر دیکھو اس

دوسری دلیل

تیسری دلیل

تحفہ کا

متخصص ہو بلکہ بحر العلوم متاخرین سے تحلیف شہود کو نقل کرتے ہین اور یہ متخصص انکی
تکذیب کرتا ہے اگر فقط بحر العلوم یہ بات متاخرین سے نقل کرتے اور ہمکو کتب
مروجہ مین یہ بات نہ ملتی تب بہی محل اعتراض نہ تہا چہ جائیکہ بحر الرائق مین موجود ہے
وفی التہذیب للقلانسے وفی زماننا لما تعذرت التزکیۃ لغلبۃ الفسق اختار القضاۃ
کما اختارہ ابن ابی لیلی استحلاف الشہود لغلبۃ الظن انتہے قلت ولا یضعفہ ما فی الکتب
المعتمدۃ کالخلاصۃ والبزازیۃ من انہ لا یمین علی الشاہد لانہ عند ظہور عدالتہ والکلام عند
خفائہا خصوصا فی زماننا ان الشاہد مجہول الحال وکذا المزکی غالبا والمجہول لا یعرف
بالمجہول انتہے مقام غور ہے کہ صاحب سالہ اسقدر ناواقف ہے کہ چند کتابون مفقودہ
کے ہونے مین یہ مبالغہ کرتا ہے اور تکذیب بحر العلوم کی اپنے ذہن مین قرار دیتا ہے
اسکے اس جہل کو خیال کرنا چاہیئے اور در مختار مین بہی یہ مسئلہ بحر سے نقل کیا ہے چنانچہ
صاحب در مختار کہتا ہے وفی البحر عن التہذیب تحلیف الشہود وفی زماننا تتعذر التزکیۃ
اذ المجہول لا یعرف المجہول واقرہ المصنف ثم نقل عن الصیرفیۃ تفویضہ للقاضی قلت
ولا تنس ما مر عن الاشباہ انتہے دیکہو کذب اور جہالت مولف انتصار کی کہ چند کتابونکا
نام لیا اور کہا ہر چند تلاش کیا گیا کہین اثر اسکا نہ پایا اگر در مختار کو بہی دیکہا ہوتا تو کبہی ایسا
کلام نکرتا اغلب ہے کہ عمدا صاحب رسالہ نے یہ بات کہی ہے غرض دونون منقولین
ہمکو مفید ہین اگر کوئی شخص وہم کرے کہ مولف نے اسواسطے در مختار کا نام لیا کہ اسکی
مصنف کے نزدیک تحلیف شہود ناجائز ہے تو ہم جواب دینگے کہ مولف اس تقدیر پر یہ کیسے
نہ لکہتا کہ ہر چند تلاش کیا گیا کہین اثر اسکا نہ پایا بلکہ یون کہتا کہ یہ مسئلہ غلط ہے
اور مفتی بہ نہین چنانچہ در مختار مین ہے ولا تنس ما مر عن الاشباہ یا مثل اسکے اور اشباہ
کا نام بہی اس مقام پر غلطے سے لیا چوتہی دلیل اوپر ناواقفیت اور جہالت صاحب
انتصار کی یہ ہے کہ اسی صفحہ مین در مختار سے نقل کیا حیث قال قال فی الدر المختار

فی کتاب الشہادات لو علم الشاہد ان القاضی یحلفہ ویعمل بالمنسوخ لہ الامتناع

عن اداء الشہادۃ لانہ لا یلزمہ انتہی بزازیہ مین کہتا ہون کہ یہ لکہنا مصنف انتصار

کا محض غلط ہے کتاب الشہادات مین یہ ہرگز نہین اول سے آخر تک دیکہا لیا

اس مقام پر جسکا حوالہ صاحب انتصار نے دیا ہے یہ عبارت اصلا نہین بڑے

تعجب کے بات ہے کہ کتاب الشہادات مین اصل مسئلہ موجود تہا وہ مولویصاحب کو

نظر نہ پڑا اور ایک عبارت اپنی طرفسے بناکر کتاب الشہادات کی طرف منسوب

کردی منشاء اسکا بجز کذب یا جہالت کے کوئی اور چیز نہین ہوسکتی والثانی

ہو المتعین بحسن الظن بالمصنف فیہ المطلوب **پانچوین دلیل** اوپر ناواقفیت

اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ اکاونوین مین لکہتے ہین اور وہ

جو مولف معیار نے کہا کہ مبنی قول ابن صلاح کا قول امام الحرمین کا ہے سراسر

غلط ہے امام الحرمین نے تو منع تقلید عوام کا واسطے صحابہ کرام کے مثل ابن صلاح

کے قول کیا ہے اور اس منع کو محققین کے طرف منسوب کیا ہے البتہ امام فخر الدین

رازی اجماع محققین اوپر اس منع کے نقل کرتے ہین اور ابن صلاح منع تقلید

غیر ائمہ اربعہ اوسپر متفرع فرماتے ہین شاید مولف معیار نے لفظ قال الامام

سے جو مذکور ہے مسلم مین امام الحرمین سمجہا اور بجہت قلت نظر اور شوق تخطیہ کی ناقل

اجماع محققین کو نہ پہنچا قال العلامۃ السید السمہودی الشافعی فی العقد الخ اقول بحول اللہ

وقوتہ یہان سے جہل صاحب انتصار کا اہل علم پر کہل گیا کہ یہ صاحب ایسی

ناواقف ہین کہ جو کچھہ کسی رسالہ مین دیکہہ لیتے ہین یا کسی سے سُن لیتے ہین وہی

انکے نزدیک قول محقق ہے اور باوجود اسکے صاحب معیار الحق پر کہ علمای

محققین مین سے ہین اور صدہا شاگرد انکے مثل مصنف انتصار کے بلکہ فضل اونسے

زیادہ رکہتے ہین طعن اور تشنیع کرتے ہین بلکہ گستاخی سے پیش آتے ہین راقم الحروف

ایسی

پانچوین دلیل

ان مقام پر واقفیت اور محققیت صاحب معیار ثابت کرتا ہے اور جہل و ناواقفی
صاحب انتصار سب اہل علم پر روشن کئے دیتا ہے ای طالبین حق بگوش ہوش
سنو کہ جناب رئیس المحدثین امام المحققین جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب
زید مجدہم نے لفظ امام سے جو عبارت مسلم مین ہے قال الامام اجمع المحققون
علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة الخ سے فرمایا کہ مراد امام الحرمین ہین اور
صاحب انتصار نے کہا کہ یہ بات مبنی قلت نظر پر ہے اور مراد اس سے امام رازی
ہین کاتب الحروف کہتا ہے کہ یہ ایک بڑی دلیل جہل و غفلت صاحب انتصار کی
کتب اصول سے ہے دیکھو تقریر شرح تحریر ابن ہمام اور تیسیر شرح تحریر اور شرح تحریر
بحر العلوم اور اعلام الاخیار اور منتہم الحصول فی علم الاصول اور اسنوی شرح
منہاج الاصول بیضاوی کہ ان کتب مین نام امام الحرمین یا برہان کہ تصنیف
امام الحرمین کے اصول مین ہے بتصریح موجود ہے شرح منہاج اور شرح تحریر
بحر العلوم اور منتہم مین بالتصریح قال الامام الحرمین موجود ہے اور تقریر اور تیسیر
اور اعلام الاخیار مین نقل الامام فی البرہان مذکور چنانچہ کاتب الحروف نے
یہ سب کتابین اپنی آنکھ سے دیکھی ہین اور بعض بار ہند مین برہان امام الحرمین
بھی موجود ہے اگر خوف تطویل نہوتا تو اسمین زیادہ تفصیل کیجاتی صاحب
رسالہ انتصار کو اپنی جہل پر نادم ہونا چاہیے کہ سمہودی کی تقلید پر شرح تحریر ابن ہمام
کی طرف رجوع نہ کیا سبحان اللہ جس شخص کے جہل کا یہ حال ہو کہ تحقیق کو
بے تحقیق بات قرار دی اور بے تحقیق بات کو تحقیق مقرر کرے وہ بلا شبہ
مقابل جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب کا کیون نہ ہی اور اپنی آپکو
اعلم علماء کیونکر نہ قرار دی یہی ایک دلیل واسطے مدعا ہمارے کے کافی و وافی ہے
جہٹے دلیل اوپر ناواقفیت اور جہالت صاحب انتصار کے یہ ہے کہ اپنی ر

ملک المناظرین تصور کرتے ہین صفحہ بارہ مین بڑی تطویل اس باب مین کی کہ
صاحب معیار نے اپنے آپ کو مانع قرار دیا اور نقل پر منع وارد کی باوجودیکہ
کتب مناظرہ مین تصریح ہے کہ نقل پر منع وارد نہین ہوتی اور اسقدر نہ سمجھے کہ صاحب
معیار خود لکھتے ہین تو مانع کو اسقدر سند منع کی کافی ہے اور مدعی کو اثبات
دعوی کا ساتھ دلیل قوی کے لازم ہے حالانکہ جناب مولف نے دعوی تقاتل
چارون صحابہ کا کسی دلیل اور بینہ سے ثابت نہین کیا انتہے دیکھو اس عبارت مین
صاحب معیار آپ کو مانع کہتا ہے اور مصنف تنویر کو مدعی اور آپ بمقتضائے کمال
علمی کے صاحب تنویر کو ناقل قرار دیتے ہین اور معنی مانع کے یہان پر یہ ہین
کہ منع مجازی دو طرح پر ہوا کرتی ہے ایک بمعنی تصحیح نقل اور دوسرے بمعنے
طلب دلیل چنانچہ رشیدیہ اور آداب باقیہ وغیرہ سے یہ امر ثابت ہے اور یہان پر
بمعنے ثانی ہے جسنے مطبوع رشیدیہ دیکھا ہوگا یا آداب باقیہ اوسکے مطالعہ سے
گذری ہوگی وہ اس بات کا ہرگز انکار نہ کریگا آپنے جو اتنی تطویل لاطائل اس مقام پر
کی اور مصنف معیار کو کسی طرح مانع نہ ٹھہرایا بجز جہالت کے کوئی عذر آپ کی طرف سے
نہین اونکا کلام جو اردو مین تھا وہ بھی نہ سمجھ سکے صاحب تنویر کو ناقل قرار دینا
محض غلط ہے اور جو آپ کے کلام مین مفاسد اس مقام پر ہین اور با دلیلے
آپکی ناآشنائی علم مناظرہ سے ثابت ہوتی ہے اوسکا ذکر کرنا اس مقام پر کہ
اختصار ملحوظ ہے مناسب نہین جانتا حضرت عبارات کتب لکھنا اور مطالب
نہ سمجھنا منافی علم ہے اب ایک بات آپسے پوچھتا ہون اوسکو ارشاد فرمائی
اگر کوئی عیسائی یا رافضی کسی کتاب مین جو غیر معتبر ہو یہ بات نکالدے کہ فلانی
بات خلاف اہل اسلام یا اہل سنت کے فلان کتاب مین موجود ہے تو آپ اوسکو
تسلیم کیجیے یا فرمادینگے کہ یہ بات قابل قبول کے نہین جو بسنی شق مرکوز خاطر ہو اوسکو

لیلے آپ کے طریقہ پر اوس نقل مین کلام کرنا ناجائز معلوم ہوتا ہے جو جواب آپ
اوس نصرانی اور رافضی کو دینگے وہی جواب ہمارا ہے اگر اہل مناظرہ کا
یہ مطلب ہوتا جو آپ سمجھے ہین تو اونکے غیر مسلم ہوتی ہین کبھی کلام نہوتا
بلکہ وہ اہل مناظرہ ارباب جہالت مین معدود ہوتی یہ آپکے بی علمی کا ثمرہ ہے کہ
مطلب کتب نہین سمجھتے ہو ع چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنہ پاکان
برد * اگر آپ اہل انصاف سے ہوتے تو منع مجازی کی دوسری قسم بیان کرکے
کچھہ تعرض فرماتے اور بغیر اسکے آپکا کلام کچھہ آپکو مفید نہین ساتوین دلیل
اوپر ناواقفیت اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ ۱۹ اونیس مین لکھتے
ہین وہکذا فی مختصر الاصول للسید الشریف الجرجانی حالانکہ مختصر الاصول سید شریف
جرجانی کی تصنیف نہین لوگون مین غلطے سے مشہور ہوگیا ہے اوسیطرح چلپی نے الو
نی بہی غلط لکھدیا ہے کہ یہ رسالہ میر سید شریف کا ہے ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہے کہ خلاصہ
اوسکا یہ ہے کہ یہ رسالہ میر سید شریف کا نہین اور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب نے بہی صاحب شرح
کے جواب مین لکھا ہے کہ یہ رسالہ میر سید شریف کا نہین ہے اور اونکو ان علوم مین شغل تھا اور اونہی نے ایک
طرہ یہ کیا کہ اوسکا اپنی طرف سے نام بہی لیا شاہجہان آباد مین یہ بات مشہور ہے کہ یہ رسالہ تصنیف
میر سید شریف کا نہین خواہ اونکا ہی جو اہل علم تہے اور یہ مصنف انتصار کے وہ بہی
بہی فرماتے تہے چنانچہ ثقات موجود ہین جنہون نے شاہ عبد الغنی صاحب سے
بلاواسطہ سنا ہے اور مختصر الاصول ایک کتاب اصول فقہ مین ابن حاجب کی ہے نہ کہ
رسالہ مختصر الاصول حدیث مین سید شریف جرجانی کا آٹھوین دلیل اوپر ناواقفیت
اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ بیس ۲۰ مین لکھتا ہے اور نقل مولف کے
بیچ موضوعیت اس حدیث کے فوائد مجموعہ شوکانی سے تصحیح کو نہین پہنچی ہر چند
تفحص کیا حدیث راقم نے نپائی چاہئے کہ مولف تصحیح نقل کرے اور پہر لکھنے مین

ساتوین دلیل

آٹھوین دلیل

اور اگر یہ کہو کہ مولف نے شوکانی سے فقط یہ بات نقل کی ہے کہ ابن جوزی نے
اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے تو اولاً ہم کہتے ہیں کہ ابن جوزی نے
حدیث اطلبوا العلم الخ موضوعات میں شمار کیا ہے نہ حدیث طلب العلم الخ کو کما
انتہے میں کہتا ہوں کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ صاحب انتصار کچھ بھی نہیں سمجھتے
جو ایسی بات کہتے ہیں خود صفحہ اکیاسی میں نقل کرتے ہیں وفی المقاصد بزیادة
فان طلب العلم فریضة علی کل مسلم قال ضعیف بل قال ابن حبان باطل
لا اصل له وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وکذا نقل فی اللآلی عن ابن حبان
اس قدر نہیں سمجھتے کہ یہ وہی حدیث ہے بعض طرق میں کچھ لفظ زیادہ ہوگئے ہیں
اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں لکھا ہے یہ کہنا کہ حدیث طالب العلم اوسکے
اور اور بھی غفلت پر ہے علل متناہیہ میں ابن جوزی نے اس حدیث کی سب طرق
لکھے ہیں نوین طریق کی رد میں لکھتے ہیں وفی الطریق التاسع احمد بن الصلت قال
انما ہو احمد بن محمد بن الصلت قال دارقطنی کان یضع الحدیث قال ولا یصح لابی
حنیفة سماع من انس ولا رویة ولم یلق ابو حنیفة احدا من الصحابة انتہے بالجملہ
اگر مصنفات ابن جوزی کیطرف رجوع کرتے تو ایسی غلط بات نہ لکھتے نوین
دلیل اور یاوہ گفتی اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ ایکسو اکتیس
میں لکھتے ہیں کہ بس یہ جو مولف معیار نے کہا کہ قائل اس کلام کے ایک تو
شاہ ولی اللہ صاحب ہیں پہلے تو یہ امر صریح غلط ہے کہ قول سدید
میں شاہ ولی اللہ نے کہا قول سدید مولف ہے عبد العظیم ابن ملا فروخ
مکی کی نہ شاہ ولی اللہ صاحب کے دیکھو اخیر قول سدید میں کہا ہے قال جامعہ
محمد عبد العظیم المکی الحنفی وبعد تعلیق ہذہ الاسطر بعدة سنین ظفرت فی اثناء المطالعة
بہذا الکلام کے بعینہ وہ مثل ہے مصرع چہ خوشتر گفت سعدی در زلیخا بشاید لطف

معیار نے کسی سے نام قول سدید کا سن لیا ہے اور نظر سے نہین گذری تھی
مین کہتا ہون کہ یہی ایک دلیل ہین ناواقفیت اور بے علمی صاحب انتصار کی ہے
اسلئے کہ قول سدید ابن ملا فروخ مکی کا حوالہ خود صاحب معیار لائے ہین صاحب
معیار پر یہ بات مخفی نہین ہے دوسرا قول سدید جو شاہ ولی اللہ صاحب کے
تصنیف ہی وہ بسبب صاحب انتصار بسبب بے علمی کے غافل ہے مولنا شاہ
عبد العزیز صاحب جو مرشد طین مین فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ یعنی تقلید کا شاہ
ولی اللہ صاحب کے تصانیف مین بتفصیل موجود ہے مثل القول السدید فیما یتعلق
بالتقلید دسوین دلیل جہالت اور ناواقفی صاحب انتصار پر یہ ہے کہ صفحہ
ایکسو بیاسی ۱۸۲ مین لکھتے ہین اور ثنا کیا کلام دوسرا ملا علی قاری کا جو رسالہ تشنیع
فقہاء الحنفیہ مین کہ معروف ہے رسالہ رد قفال کرکے فرماتے ہین قلنا لا یجوز للقاضی
ما قلتموہ بل یجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع
الوقائع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ
ان یتحلل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ ومذہب ابی حنیفۃ فی الباقی
ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی
نفی التکالیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم شئ ومذہب ابی حنیفۃ اباحۃ
ذلک الشئ بعینہ او علی العکس فہو ان شاء مال الی الحل وان شاء مال الی الحرام
فلا یتحقق الحل والحرام وفی ذلک انعدام التکلیف والبطال فائدتہ واستیصال
قاعدتہ وذلک باطل انتہی منافات صریح رکھتا ہے ساتھ کلام منقول شرح عین العلم
کے تو اگر محل مذکور پر محمول کرو اوسکو تو اون تطبیق کرو کہ کلام شرح عین العلم
ذکر کیا ہے دلیل مین مذہب بعض علماء کے جو وہ تقلید علی التعیین کو واجب نہین
کہتے اور کلام رسالہ تشنیع الفقہاء جو ہمنے نقل کیا ہے مبنی ہے اوپر تحقیق کے

نزدیک اونکی چنانچہ تفصیل اسکے ساتھہ نقل کرنی پوری عبارت شرح عین العلم
کے عنقریب ہوئی جاتی ہے اور تلبیس مولف معیار کی کماینبغی کہلی جاتی ہے
اور یہی دونو جواب الخ انتہے بلفظہ مین کہتا ہون کہ یہ کلام ہی بڑی پکی دلیل ہے
مصنف انتصار کے جہالت پر اور برہان قوی ہے اوسکے ضلالت پر سو اسواسطے
کہ یہ کلام ملا علی قاری کا نہین ہے بلکہ کلام امام الحرمین سے ہے جس شخص کو ذرا بہی
علم ہوگا وہ ایسی بات نہ کہیگا صاحب سالہ باوجودیکہ اپنے آپ کو اکابر علما سے
زائد سمجہتا ہے چنانچہ صاحب محلی شارح موطا وغیرہ کو پایہ علمی ثابت نہین کرتا
اور قدرت خدا یہ ہے کہ لفظ قال کے معنی خود نہین جانتا جسکو ہدایۃ النحو اور
شرح مائۃ عامل سے آشنائی ہوگی وہ بہی ایسی بات نہ کہیگا وسیجی
ہذا التفصیل گیارہوین دلیل جہل و ناواقفی صاحب انتصار پر یہ ہے
کہ صفحہ ستانوین مین لکہتا ہے معلوم نہین کہ کونسے متاخرین نے تحلیف
شہود پر قایم مقام تزکیہ کے کرکے فتوی دیا ہے کتب مستعملہ مذہب
حنفے مین مثل ہدایہ اور شرح وقایہ اور قدوری اور کنز اور ملتقی اور
درمختار اور شامی الی قولہ ہرچند تلاش کیا گیا کہین اثر اسکا نہ پایا
انتہے حالانکہ یہ قول کہین اثر اسکا نہ پایا کذب محض ہے درمختار مین کتاب
الشہادات مین مرقوم ہے وفی البحر عن التہذیب تحلف الشہود فی زماننا
لتعذر التزکیۃ اذ المجہول لا یعرف المجہول واقرہ المصنف ثم نقل عن الصیرفیۃ
تفویضہ للقاضی قلت ولا تنس ما مر عن الاشباہ انتہے دیکہو اس جہالت کو
کہ درمختار مین یہ مسئلہ موجود تہا باوجود اسکے یہ کہنا کہ کہین اثر اسکا نہ پایا بجز
جہل یا کذب کے متصور نہین اشباہ والنظائر اور حموی مین بہی یہ مسئلہ مذکور ہے
اگرچہ اسمین ہمارکو اختلاف ہے لیکن یہ کہنا کہ کہین اثر اسکا نہ پایا باوجودیکہ چہاپے گئے

گیارہوین دلیل

کتابون مین

کتابون مین یہ مسئلہ مسطور ہے دلیل کمال جہل کی ہے یہ امر اگرچہ تیسری دلیل مین
ضمناً مذکور ہوچکا لیکن بسبب صالح ہونے دلیل مستقل کے دوبارہ مستقلاً ذکر
کیا بارہوین دلیل جہالت دریافت مولف انتصار الحق پر یہ ہے کہ صفحہ اٹھانوین
مین لکھتے ہین اور دلیل ثالث جو اجماع منقول قرار دے سے لایا ہے جواب اسکا
بوضاحت تمام پہلے ہوچکا اور پھر ہم کہتے ہین کہ ملا علی قاری نے تشییع الفقہاء
الحنفیہ مین فرمایا ہے کہ نہ منع کرنا صحابہ کا مسلمانون کو تقلید لاعلمی ائمین سے
بجہت ضرورت عدم کفایت مذاہب مجتہدین صحابہ کے واسطے حوادث مستقبلین کے
تہا کما قال فان قیل الیس فی عہد الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم کان احد
من الناس مخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقائع بمذہب الصدیق الاکبر و فی
بعضہا بمذہب الفاروق قلت انما کان کذلک لان اصول الصحابۃ لم تکن
کافیۃ لعامۃ الوقائع ولا شاملۃ لکافۃ المسائل لانہم لم یتفرغوا للتفریع لتفاصیلہا
وتمہید الاصول والتفاصیل فلاجل الضرورۃ حل للمقلدین اتباع الصدیق فی
بعض الوقائع واتباع الفاروق فی بعضہا واما فی زماننا فمذاہب الائمۃ کافیۃ
لمعرفۃ الکل فانہ ما من واقعۃ تقع الا وتجدہا فی مذہب الشافعی او غیرہ نصا
او تخریجا فلا ضرورۃ الی اتباع الامامین انتہی حاصل کلام ملا علی قاری کا یہ ہے
کہ یہ منع کرنا صحابہ کا اجماعاً نہ تہا بلکہ بجہت ضرورت کے تہا انتہی اقول یہ لہ دقو
یہ مقام اور ایسی ہی جو دسوین دلیل مین مذکور ہوچکا دلیل مین ہے اس بات کی
کہ مصنف انتصار کو استعداد فہم عبارات کتب ہرگز نہین بلکہ اگر یون کہا جاوے
کہ ان بزرگوار کو قال اقول کے معنی بہی جسکو مبتدی صرف و نحو پڑہنیوالی بہی
جانتے ہین نہین آتی اور یہ دونو دلیلین سو دلیلون کے برابر افادہ مطلوب مین
ہے اہل علم مین بجز مولوی عبدالقادر بدایونی اور صاحب انتصار کے کوئی شخص

ایسا دیکھنے مین نہین آیا کہ باوجود اس جہل اور بیدانشی کے مقابلہ علمائے
اعلام سے کرتے ہین البتہ عبد القادر کذب و فریب مین صاحب انتصار سے
زیادہ ہے کیونکہ صاحب انتصار سے یہ باتین صادر ظاہر مین نہین ہوئین ہین اور
عبد القادر تو اپنے باپ سے کہ مکر و فریب مین یگانہ روزگار تھے اب بدتر ہو گئے
اور خبث عقائد مین جیسے مولوی عبد القادر متفرد ہین اور در معنی ملحد کہ بجز
تنقیص حضرت رب العالمین اور تکذیب حضرت سید المرسلین کے کچھہ اوسکا
مطلوب نہین اور بفہمی مین صاحب انتصار اور عبد القادر مساوی ہین لا مزیۃ
لاحدہما علی الآخر اب اصل مقصود کو سنو یہ عبارت ملا علی قاری کی ہرگز نہین ہے
ملا علی قاری رد رسالہ امام الحرمین مین اونکے مناقضات بیان کرتے ہین
اور کہتے ہین منہا ما ذکرہ من التناقض مین کلامہ حیث قال اوّلا اسے ان ا
لجواب قلنا لا یجوز القاضی الا فتوی پھر وہ عبارتین جو دلیل دسوین اور
اس دلیل مین ہین امام الحرمین سے نقل کرکے کہتے ہین ثم قال کل
من الضعف ولم یتعسف اعترف لیسے ان قال مع انہ قدوۃ العالمین و مخلق
اجمعین انتہے ملخصا اور پھر کہتے ہین وانت لا یخفی علیک ما فی کلامہ من المناقضات
الواضحات والمعارضات الظاہرات الخ اے اہل ایمان برائی خدا صاحب
انتصار کے جہالت اور کم علمی کو دیکھو کہ ابتدا اسے اس کلام مین ملا علی قاری
نے کہا و منہا ما ذکرہ من التناقض مین کلامہ حیث قال اولا پھر بعد عبارتون منقول
صاحب انتصار کے کہا ثم قال اور پھر کہا انتہے ملخصا اور پھر وانت لا یخفی علیک
ما فی کلامہ من المناقضات الواضحات بھلا کون شخص جسکو صرف و نحو سے شناسائی
ہو گی باوجود ان تصریحات کے کلام ملا علی قاری قرار دیگا اور کہیگا کہ یہ اونکی
تحقیق پر مبنی ہے اور خلاصہ کلام ملا علی قاری کا یہ ہے کہ خود امام الحرمین امام ابو حنیفہ

پر تشنیع کرتے ہین اور اونکے مذہب کو قابل اتباع نہین سمجہتے اور خود ہی قایل
ہین کہ چارون مذہب مین سے جونسا مذہب چاہئے اختیار کرے حتماً علی التعیین
اور یہ دونو کلام آپسمین متناقض ہین صاحب انتصار کو لازم ہے کہ ملا علی قاری
کے اس کلام کا مطلب لکہین کہ کیا اونکا مقصود ہے اوسوقت اونکی استعداد
کہل جائے گی کاتب الحروف نے یہ بارہ دلیلین جو قطعی ہین اسبات جہالت
مولوی ارشاد حسین صاحب پر اور بہی مثبت عدم اہلیت اونکے جواب معیار
کے سے بنظر سرسری انتصار الحق کو دیکہکر ذکر کین اگر تمام کتاب کو دیکہا جاتا
تو کیا کچہہ دلایل نہ نکلتے جو شخص متکفل جواب تمام کتاب ہو اوسکو چاہئے
کہ نقل صاحب انتصار پر اعتماد نکرے یہ صاحب بسبب ناواقفی یا خیانت کے قابل
اعتماد نہین ثقات سے مسموع ہوا ہے کہ تین صاحب اہل علم سے اسکے جواب کے
متکفل ہین ایک جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی اور دوسرے جناب مولوی
محمد حسین صاحب لاہور مین اور تیسرے جناب مولوی حافظ احمد حسن صاحب دہلی
مین جب یہ جواب طیار ہوجاوینگے تب مولوی ارشاد حسین صاحب کے علم کا
حال بخوبی سب پر مکشوف ہوجاویگا اور جن جن اونکے اور غلط باتون سے جو اونسے
سرزد ہوئی ہین عمداً اعراض کیا کیونکہ یہ سب مطلب سے بیگانہ ہین فقط

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ؎

بے شک امر واقعی ہے کہ مولف انتصار الحق کو لیاقت جواب لکہنی معیار کے نہ تہی بطور [illegible]
مولف براہین اثنا عشریہ نے بارہ دلایل قاطعہ مثبت مدعا پر اکتفا کی ہے اسلیئے راقم الحروف
بہی یہان اور زیادہ طول کلام نہین کرتا صرف ایک دلیل اور مزید لکہی جاتی ہے مولف
انتصار نے بوجہ اپنی بے لیاقتی کے خود تو نقول مندرجہ معیار کو کتب منقول عنہا سے نہین
برامد کیا اور مویدین سے سن سنا کر جیسا کسینے کہا اوسکی اعتماد پر اون نقول کو دیکہا

اور وہ دلیل یہ ہے کہ صفحہ ۶۶ مین عبارت حاشیہ مولوی نظام الدین کو مولف انتصار نے نقل کرکے بڑے فخر سے مولف معیار کے قول کا جواب دیا ہے راقم الحروف نے جو حاشیہ مذکور کو دیکہا تو جسطرح ہے مولف مذکور نے وہ عبارت نقل کی ہے نہی اوسطرح بنائی اب اس صورت حال سے صریح ثابت ہے کہ مولوی ارشاد حسین نے ملا نظام الدین کا حاشیہ سب نہین دیکہا فقط

الراقم السطور
محمد صدیق

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع سخنیدزمان مولوی محمد یسین خانصاحب المتخلص بہ حسان سلمہ المنان

انتصار الحق کے دیکہہ اغلاط اے اہل ذکا
منصفانہ کہدو حق حق ہو نہین بیشی و ادخواہ

کیا نہ اس تحریر پر تشویر و کذب و جہل سے
ہوگیا اسکا مولف سارے عالم مین تباہ

کیا اسی پر بی یہی اس لینی پوش کے پکار
اوسنے ہی تہی طمطراق اور ادعای دستگاہ

طفل مکتب سے نہون اغلاط جو صادر کہین
وہ ہوئی اس فاضل منطق نماسے واہ واہ

شان مولی یہ بساط اور اہل حق سے ہمسری
لو کہان تک اور جناب شیخ عالم دین پناہ

لکہوں وہ تاریخ اب برجستہ اسپر سن جسے
وجد مین آکر کرین تحسین ہر اک اہل جاہ

بہر سال طبع اپنی حسان بولی فکر یون
انتصار الحق مین ہین کہہ کیا بری اغلاط آہ

۱۲ ۹۰

در مطبع فاروقی دہلی طبع شد

حسب فرمایش مولوی محمد صدیق پشاوری